

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ میت کو غسل دینے کے بعد یا میت کو گھر سے جنازہ گاہ (جہاں میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے) کی طرف لے جانے کے بعد طوہ تقسیم کرتے ہیں جسے قبر کا توشہ کہا جاتا ہے۔ اس (طوہ) توشے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ دلیل سے بیان کریں (ایک سائل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس (طوہ) توشے کا ثبوت قرآن و حدیث میں قطعاً نہیں ہے اور نہ سلف صالحین سے یہ عمل ثابت ہے لہذا یہ بدعت ہے۔ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((وکل بدعة ضلالة)) اور ہر بدعت (گمراہی ہے)۔ (صحیح مسلم: 867/2005)

(مشہور تہذیب سنت صحابی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کل بدعة ضلالة وان رابا الناس حسنا" ہر بدعت گمراہی ہے اگرچہ لوگ اسے حسن (بھلائی) سمجھتے ہوں۔ السنۃ للمروزی: 86 و سنہ صحیح

میت کے گھر والوں پر غم و پریشانی آتی ہوتی ہے اور انہیں اس رسم پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ لوگوں کا منہ میٹھا کرنے کے لیے (طوہ) توشہ پکا کر کھلائیں۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ارد گرد کے لوگ کھانا پکا کر میت کے گھر والوں کو ((کھلائے۔ جب سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ((اصنعوا لال جعفر طعاما فانہ قد اتاہم امر یشتملہم

آل جعفر (جعفر رضی اللہ عنہما کے گھر والوں) کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان پر ایسی بات آگئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔

(سنن ابی داؤد: 3132 مسند احمد الحمیدی تحقیقی: 537 و سنہ حسن و صحیح الترمذی: 998 و الحاکم 1/372 والذہبی)

(شیخ محمد ناصر الدین البانی شیخ محمد البرکونی کی کتاب جلاء القلوب (77) سے نقل کیا ہے کہ لوگوں کا اہل میت کی طرف سے کھانا کھانے کی دعوت قبول کرنا بدعت ہے، دیکھئے احکام اپنا زود بہد عمار (ص) 256 فقرہ: 113

دوہ قطر کے قاضی شیخ احمد بن حجر البوطی فرماتے ہیں: "میت کے گھر والوں اور متعلقین کا تعزیت و سوگ کے لیے مجلس منعقد کرنا اور تعزیت و سوگ کے لیے مجلس منعقد کرنا اور تعزیت کے لیے آنے والوں کے واسطے تین دنوں تک کھانا تیار کرنا بدعت ہے۔ بعض لوگ یہ بدعت عانہ کام ایک ہفتہ تک کرتے ہیں اور یہ فضول خرچی سے کام لیتے ہیں، مثلاً بہت جانور ذبح کرتے ہیں اور انواع و اقسام کے کھانے بناتے ہیں اور لوگ مختلف اطراف و جوانب سے آتے اور کھاتے ہیں، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میت کے ورثاء، چھوٹے یتیم بچے ہوتے ہیں پھر بھی لوگ ان کے اموال کو اس کام میں خرچ کر ڈالتے ہیں، اس کے حرام ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے، کیونکہ می یتیموں کا مال زور زبردستی اور جو رو ظم کے ساتھ کھا جانے کے مترادف ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: **ان الذین یأثمون انما انما یثمنون فی نطفہ نهم ناراً** جو لوگ یتیموں کا مال غلطاً کھاتے ہیں بے شک وہ لوگ اپنی (پٹ میں جہنم کی آگ کھا رہے ہیں۔) (النساء: 10)

یہاں تک کہ وہ متاخرین بھی جو بہت سے بدعات کو حسنہ قرار دیتے ہوئے ہیں اس فعل کو "بدعت ضالہ" کہتے ہیں کیونکہ اس میں سنت کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ میت کے گھر والوں کے لیے ان کے (پڑوسی لوگ کھانا تیار کریں، اور کھلائیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((اصنعوا لال جعفر طعاما)) جعفر (جو جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تھے) کی اولاد اور گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو۔ (عام کتب حدیث

دوسری بات یہ ہے کہ ایسا کرنا اسراف و فضول خرچی ہے، تیسری بات یہ ہے کہ اس میں باطل و ناحق (طریقے سے) لوگوں کا مال کھایا جاتا ہے کیونکہ میت کے ورثاء، کبھی کبھی فقراء، ہوتے ہیں یا یتیم بچے ہوتے ہیں کبھی کبھی یہ (لوگ قرض لے کر کھلانے چلانے والا یہ قبیح و شنیع کام دوسرے لوگوں کے ڈر سے کرتے ہیں،" (بدعات اور ان کا شرعی پوسٹ مارٹم ص 675-676

خلاصہ یہ کہ مسنونہ بالا عمل جائز نہیں بلکہ بدعت سنیہ ہے۔

: تنبیہ: فتاویٰ سمرقندی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اے مومنو! قرآن کو مردوں کی نجات کا وسیلہ بناؤ تو حلقہ بنا لو اور کہو: اے اللہ! اس میت کو قرآن مجید کی حرمت سے بخش دے۔ الخ

اس روایت کی سند مروود ہے۔ اس میں عباس بن سفیان راوی نامعلوم ہے۔ اگر اس سے کتاب الثقات لابن حبان والا جمول الحال راوی مراد لیا جائے تو ابواللیث سمرقندی کی اس سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور اگر یہ (کوئی دوسرا جمول شخص ہے تو اس کی اسماعیل بن ابراہیم عرف سے ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ (26/ نومبر 2007) (الحدیث: 45

هذا ما عندی والذکر علم بالصواب

